غزل (۲)

آزادانصاری

پہلی بات : غزل شاعری کی ایک اہم صنف ہے۔اس کی تعریف میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے معنی محبوب سے باتیں کرنا ہے۔وقت کے ساتھ غزل میں نئے نئے موضوعات بھی شامل ہوتے گئے۔آج بھی شاعر اپنے دکھ درد کو غزل میں اس طرح بیان کرتا ہے جیسے وہ اپنا حالِ دل کسی دوست کو سنا رہا ہو۔

جان پہچان : آزادانصاری کا اصل نام الطاف احمد تھا۔ان کا آبائی وطن سہارن پور تھا۔وہ ۱۸۷۱ء میں ناگپور میں پیدا ہوئے۔انھوں نے مختلف درس گاہوں میں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔۱۹ برس کی عمر میں شاعری شروع کی۔ابتدا میں مولانا حبیب الرحمٰن بیدلؔ سہارنپوری سے اصلاح لیتے رہے۔بیدلؔ کے حیدرآباد چلے جانے کے بعد مولانا الطاف حسین حالیؔ کے شاگرد ہوئے۔۱۹۴۲ء میں آزادانصاری کا انتقال ہوا۔

نہ پوچھو کون ہیں ، کیوں راہ میں ناچار بیٹھے ہیں
مسافر ہیں ، سفر کرنے کی ہمت ہار بیٹھے ہیں

اُدھر پہلو سے تم اُٹھے ، اِدھر دنیا سے ہم اُٹھے
چلو ہم بھی تمھارے ساتھ ہی تیار بیٹھے ہیں

کسے فرصت کہ فرضِ خدمتِ اُلفت بجا لائے
نہ تم بے کار بیٹھے ہو ، نہ ہم بے کار بیٹھے ہیں

نہ پوچھو کون ہیں ، کیا مدعا ہے ، کچھ نہیں بابا !
گدا ہیں اور زیرِ سایۂ دیوار بیٹھے ہیں

یہ ہوسکتا نہیں آزادؔ سے میخانہ خالی ہو
وہ دیکھو ! کون بیٹھا ہے ، وہی سرکار بیٹھے ہیں

معانی واشارات

ناچار – مجبور – Oppressed

فرضِ خدمتِ اُلفت – محبت کی خدمت کا فرض – Duty of the service of love

زیرِ سایۂ دیوار – دیوار کے سایے تلے – Under the shadow of a wall

وہی سرکار بیٹھے ہیں – شاعر نے خودکو عزّت سے مخاطب کیا ہے – The same fellow is sitting there

مشقی سرگرمیاں

- درج ذیل شعر میں خط کشیدہ الفاظ کی شعری اصطلاح پہچانیے۔

نہ پوچھو کون ہیں، کیوں راہ میں ناچار بیٹھے ہیں
مسافر ہیں، سفر کرنے کی ہمت ہار بیٹھے ہیں

- اس غزل سے اپنا پسندیدہ شعر لکھیے۔
- اس غزل کے شاعر کا تخلص لکھیے۔
- غزل کا مقطع لکھیے۔
- دوسرے شعر میں آنے والے تضاد کے الفاظ لکھیے۔
- ''نہ تم بے کار بیٹھے ہو، نہ ہم بے کار بیٹھے ہیں'' سے شاعر کی مراد بیان کیجیے۔
- 'پہلو سے اُٹھے / دنیا سے اُٹھے' کے معنی کی وضاحت کیجیے۔

اضافی مطالعہ

علاماتِ اوقاف

جملوں کے معنی، مطلب، لہجے اور جذبہ و کیف کے اظہار کے لیے اور کچھ مخصوص تحریروں کی شناخت کے لیے اُردو میں مخصوص تحریری نشانات مقرر ہیں۔ ان نشانات کو علاماتِ اوقاف کہتے ہیں۔

.1	ختمہ ۔	مکمل بامعنی جملے کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔ مثال: اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی تعریف حمد کہلاتی ہے۔
.2	سوالیہ نشان ؟	سوالیہ جملے کے آخر میں لگاتے ہیں۔
.3	استعجابیہ، ندائیہ، فجائیہ !	(i) تعجب کے اظہار کے لیے ادا کیے گئے جملے، فقرے یا لفظ کے آخر میں۔ (ii) ندا یا پکار، اجتماعی خطاب، آواز سے مخصوص نام پہچان ادا کرنے کے آخر میں لگاتے ہیں۔ (iii) کسی جذبے کے تحت ادا کیے گئے القاب، صوتی الفاظ اور لفظی ترکیب کے آخر میں۔
.4	سکتہ ،	جملے میں مختصر وقفے یا ٹھہراؤ کے لیے لگاتے ہیں۔ مثال: انھیں دُھن رہتی تو بس ایک ہی رہتی، تلاشِ حق کی۔
.5	وقفہ ؛	جملے میں سکتے سے کچھ طویل یا لمبے وقفے یا ٹھہراؤ کے لیے۔ مثال: وہ نرم گفتار، خوش مزاج شخص کپتان تھا؛ پروین گروپ کے سیاحوں کا رہبر۔
.6	تفصیلہ :-	کسی چیز کی تفصیل بیان کرنے کے لیے یا کسی تفصیل کی مزید تفصیل کے لیے۔
.7	قوسین ( )	تحریر میں جملۂ معترضہ کے لیے۔ مثال: ہم اپنا غم کسی کو سنا دیں (اپنے کسی دوست کو) تو دل کا بوجھ اُتر جاتا ہے۔
.8	اکہرے واوین ' '	تحریر میں کسی چیز کی اہمیت یا انفرادیت کو ظاہر کرنے کے لیے۔ مثال: اس نے اُنگلی کی پور پر انگوٹھا رکھتے ہوئے 'اِتّی سی' کی صراحت کی۔
.9	دہرے واوین '' ''	تحریر میں کسی دوسرے کے قول، تقریر، کلام، بیان کو ہو بہو نقل کرنے کے لیے۔ مثال: آپؐ نے فرمایا، ''سلمان تم سے بڑھ کر دین سے واقف ہیں۔''